دعوی کی میعاد سماعت: شرعی قوانین کے تناظر میں ایک جائزۃ

Limitation of hearing: An analysis in the light of Islamic Laws

الفت حسین[1] صاحبزادہ باز محمد[2]

Abstract:

Islam is the complete code of life. It deals with the all aspects of life. One of the aspects of life is Da'wa (claim). State or assert that something is the case, typically without providing evidence or proof is called Da'wa (claim). The Legitimacy of Da'wa (claim) is proved from the early scholars. There are basically three types of Da'wa (claim). (1)Da'wa Sahih (right Da'wa) (2) Da'wa Fasid (Corrupt claim) (3) Da'wa Batil (False claim). The Ruling of Da'wa (claim) is, when the claim is filed correctly according to its terms, the ruler have to do justice.

Sources of proving claim in Hanfi schools of thought are as follow:

1) Endorsement 2) Testimony 3) Right 4) We talk about the right 5) Qarina e Qatiya 6)Knowledge of Judge 7) Quotes They are referred to as the "Beeyana" in the phrase of jurisprudence.

Hearing of claim is unanimously agreed by all schools of thoughts. The duration for the hearing are of tow types, firstly, when it is set up by the Fuqaha, its duration is 32 years and it is unchangeable. Secondly, when it is set up by the ruler, its duration is 15 years and it is changeable.

In today's era form submission of case to its hearing in court are different stages which are as follow:

[1] ایم فل اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ بلوچستان کوئٹہ

[2] چیرمین شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ بلوچستان کوئٹہ

1) first pleading to suit 2) orders 3) payment to a witness for giving evidence in court 4) summons, order to appear in court 5) Application in the name of Tehsildar 6)reply of Claim 7)list of witnesses (plaintiff and Mediator) 8) list of parents (plaintiff and Mediator) 9)Topic of Claim 10) Template degree 11) Decision 12) Registered.

Key Words: Claim, Endorsement, Testimony, Witness

عدالتیں اس شخص کی مدد کر سکتی ہیں جو مناسب وقت پر چارہ جوئی کے لیے ان سے رجوع کرے۔ اگر لوگوں کو یہ کھلی چھٹی دی جائے کہ وہ سینکڑوں سال پرانے تنازعات کو جب چاہیں زندہ کر کے عدالت میں پہنچ جایا کریں تو اس سے لامحدود مقدمہ بازی کا دروازہ کھل جائے گا اور عدالتوں کے لیے نہ صرف یہ کہ ایسے پرانے جھگڑوں کو نمٹانا تقریباً ناممکن ہو گا، بلکہ اس سے فوری اور حقیقی تنازعات کے تصفیے میں بھی سخت دقت کا سامنا کرنا پڑے گا، اس لیے شریعت مطہرہ نے جہاں قطع تنازعات کے لیے دعویٰ کو مشروع کیا ہے تا کہ کسی حقدار کا حق ضائع ہونے سے بچ سکے، وہیں دعویٰ کی قابلِ سماعت ہونے کے لیے ایک مخصوص مدت بھی مقرر کی ہے تا کہ مدعیٰ علیہ کا حق بھی ضائع نہ ہو سکے اور وہ دلجمعی اور یکسوئی سے اپنی ملک میں تصرف کر سکے۔

قانون میعادِ سماعت کی تعریف :

کسی مقدمہ کی قابل سماعت ہونے کے لیے کوئی مدت، وقت مقرر کرنا" میعادِ سماعت" کہلاتا ہے۔ فقہاء احناف اس کے لیے " **مرور الزمان** ، اور " تقادم" [1] کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں، جبکہ فقہاءِ مالکیہ **"حو ز اور حیازۃ "** کے لفظ سے اس کو تعبیر کرتے ہیں (2)۔

سلیم رستم باز لبنانی لکھتے ہیں :

"ان مرور الزمان فی اصطلاح الفقهاء عبارة عن منع سماع الدعوىٰ بعد ان ترکت مدة معلومۃ ، وهذا المنع غیر قیاسی لان الحق لا یسقط بتقادم الزمان بل هو استحسان..... [3]

ترجمہ: مرورِ زمان تقادم، میعادِ سماعت عدم سماعِ دعویٰ سے عبارت ہے جس کو ایک مخصوص مدت تک بلاعذرِ شرعی دائر نہ کیا جائے۔ عدم سماع کا یہ حکم غیر قیاسی ہے کیونکہ پرانے ہونے سے حق ساقط نہیں ہوتا ہے، بلکہ میعاد مقرر کرنا استحساناً ہے......۔

میعادِ سماعت کی شرعی حیثیت:

مختلف مقدمات میں مدتوں کے بارے میں بارے بحث ہوسکتی ہے کہ کس مقدمے میں کتنی مدت مناسب ہے اور کتنی غیر مناسب ہے، لیکن جہاں تک اس اصول کا تعلق ہے کہ مقدمات کی سماعت کے لیے کوئی میعاد مقرر کرنی چاہیئے، یہ اصول بالکل درست اور غیر متنازع ہے جس پر شرعی نقطۂ نظر سے کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا ہے، بلکہ علامہ شامیؒ نے فتاویٰ حامدیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ میعاد سماعت کے مقرر کرنے پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔

علامہ شامیؒ لکھتے ہیں :

''وَنَقَلَ فِی الْحَامِدِیَّۃِ فَتَاوَیٰ مِنْ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَۃِ بِعَدَمِ سَمَاعِهَا بَعْدَ النَّهْيِ الْمَذْكُورِ''۔ (4)

ترجمہ: فتاویٰ حامدیہ میں مصنف نے حاکمِ وقت کی ممانعتِ مذکورہ (پندرہ سال کے بعد دعاوی کو نہ سنا جائے) کے بعد مذاہب اربعہ سے عدمِ سماعِ دعویٰ پر فتاویٰ نقل کیے ہیں

علامہ شامیؒ کے اس دعویٰ '' اتفاق ائمہ اربعہ بابت میعادِ سماعت '' سے کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے، بلکہ سب نے اس سے اتفاق کیا ہے اور اس کی تائید وتصویب میں عبارتیں نقل کی ہیں (5)۔

میعادِ سماعت کی اقسام

جب یہ معلوم ہوا کہ دعاوی کی سماعت کے لیے میعاد مقرر کرنا جائز ہے تاکہ مکر وفریب و، جعلسازی اور مکر بازی کا سدباب ہوجائے تو جاننا چاہیے کہ فقہاء کرام نے جو کہ نبض شناس شریعت

ہیں، مختلف معاملات کے دعوی جات کے قابل سماعت ہونے کے لیے مختلف میعادیں مقرر کی ہیں۔
یہ میعادیں دو طرح کی ہیں:

1 -اجتہادی:

وہ دعاوی جن کی سماعت کے لیے فقہائے کرام نے کوئی مدت مقرر کی ہے۔اس بارے میں فقہاء احناف کے تین قول ہیں :

(الف) تیس سال۔

(ب) تینتیس سال۔

(ج) اور چھتیس سال۔ (6)

متاخرین نے چھتیس سال والے قول کو کو اختیار کیا ہے، چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں :

''قال المتأخرون من اھل الفتوی: لا تسمع الدعوی بعد ست وثلاثین سنۃ، الا ان یکون المدعی غائبا او صبیا او مجنونا لیس لھما ولی، او المدعی علیہ امیرا جائرا یخاف منہ، وکذا فی الفتاوی العتابیۃ۔ اھ''۔(7)

ترجمہ: متاخرین اہل فتاویٰ نے کہا ہے کہ چھتیس سال کے بعد دعویٰ قابل سماعت نہ ہو گا اِلا یہ کہ مدعی غائب ہو، یا نابالغ بچہ ہو ، یا پاگل ہو اور ان کا کوئی ولی و سرپرست نہ ہو یا مدعی علیہ ظالم و جابر ہو جس سے جان کو اندیشہ لاحق ہو......۔

2 - سلطانی:

وہ دعاوی جن کی سماعت کے لیے حاکم وقت نے کوئی مدت مقرر کی ہو اور یہ پندرہ (15) سال ہے۔ (8)

دونوں اقسام کے مابین فرق :

ان دونوں اقسام میں فرق یہ ہے کہ جو میعاد حاکم وقت کی اجازت و قانون سے مقرر کی گئی ہے تو اس کی اجازت سے اس کو مدت کو ختم بھی کیا جا سکتا ہے اور اس میں کمی وبیشی بھی کی جا سکتی ہے اور جس مدت کو فقہاء کرام نے اپنے اجتہاد سے مقرر کی ہے، اس میں تبدیلی ممکن نہیں۔اگر چہ

حاکم وقت اس کی اجازت دے کیونکہ حاکم وقت کا حکم تب نافذ العمل ہوتا ہے جب شریعت کے مطابق ہو۔ (9)

علامہ سلیم رستم باز لبنانی لکھتے ہیں :

''والفرق بينهما ظاهر ،وهو ان منع سماع الدعوىٰ بعد خمس عشرة سنة منبى على النهى السلطانى ،فمن نهى عن سماع الدعوىٰ له ان يأمر بسماعها ،واما عد م سماع الدعوىٰ بعد ثلاثين سنة فهو مبنى على منع الفقهاء كما تقدم ،فليس للسطان ان ينقضه لان امر السلطان انما ينفذ اذا وافق الشرع ، والا فلا كما نص عليه فى الاشباه من القاعدة الخامسة '' ۔ (10)

ترجمہ: ان دونوں مدتوں میں فرق ظاہر ہے، وہ اس طرح کہ پندرہ سال گذرنے کے بعد دعاوی کے قابل سماعت نہ ہونے کی وجہ حاکم وقت کی ممانعت ہے۔ اگر حاکم وقت ہی اس مدت کے گذرنے کے باوجود ان کے قابل سماعت ہونے کا آرڈر جاری کر دے تو نافذ ہو گا۔ البتہ تینتیس (۳۳) سال کی مدت فقہاء کا متعین کردہ ہے جیسا کہ پہلے گذرا تو حاکم وقت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ اس مدت میں کمی بیشی کرے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ حاکم کا حکم تب ہی نافذ ہوتا ہے جب وہ شریعت کے موافق ہو، ورنہ نافذ نہ ہو گا، جیسا کہ اشباہ ونظائر کے قاعدہ نمبر:۵ میں اس کی تصریح ہے۔

میعادِ سماعت مقرر کرنے کی بنیادی وجہ اور حکمت :

میعاد مقرر کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مدت دراز گزرنے کے بعد مقدمات میں مکر وفریب، جعلسازی اور جھوٹی گواہیوں کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اگر عدالتیں ایسے مقدمات کی سماعت شروع کر دیں تو بے شمار لاینحل مسائل کھڑے ہو جائیں اور نظام انصاف درہم برہم ہو جائے۔

المجانی الزھریۃ علی الفواکہ البدریۃ میں ہے :

''وسبب النهى ارادة قطع الحيل والتزوير ''۔(11)

ترجمہ: میعادِ سماعت مقرر کرنے کا بنیادی سبب مکر و فریب کے دروازہ کو بند کرنا ہے"۔

میعادِ سماعت گذرنے سے حق ساقط نہیں ہوتا ہے :

لیکن یہ ذہن نشین رہے کہ میعاد سماعت گزرنے کے باوجود صاحب حق کا حق ساقط نہیں ہوتا ہے، بلکہ حق جوں کا توں باقی رہتا ہے اور جس کے ذمے حق ہے، اس پر شرعاً اور اخلاقاً لازم و فرض ہے کہ وہ اسے حقدار تک پہنچائے خواہ طویل زمانہ گزر چکا ہو۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو عدالت خواہ اسے کچھ نہ کہے، لیکن وہ سخت گناہ گار اور غضبِ الٰہی کا مستحق و سزاوار ہوگا

علامہ ابن نجیمؒ لکھتے ہیں :

''الحق لا یسقط بتقادم الزمان "۔[12]

ترجمہ: طویل زمانہ میعادِ سماعت گزرنے سے صاحبِ حق کا حق ساقط نہیں ہوتا ہے، بلکہ جوں کے توں باقی رہتا ہے۔

حق باقی رہنے کے فوائد :

اگر عدالتیں ایسے مقدمات کی سماعت نہیں کر سکتی ہیں جن کی میعادِ سماعت گزر چکی ہے تو ان میں حق باقی رہنے کا فائدہ کیا ہے؟ حق تو یہی ہے کہ انسان اپنی چیز میں تصرف کر سکے، اَب اگر وہ تصرف کرنے بھی نہیں کر سکتا تو اس میں حق کے باقی رہنے اور نہ رہنے میں کوئی خاص فرق نہیں؟ لیکن اگر بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ میعادِ سماعت گزرنے کے باوجود حق باقی رہنے کے کئی فائدے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

1- آخرت کے اعتبار سے سخت گناہگار ہوگا:

اگر میعادِ سماعت گزرنے کی وجہ سے قاضی دعویٰ کی سماعت نہ کرے تو مدعیٰ علیہ کے لیے جائز نہ ہوگا کہ وہ اس پر اپنا تسلط قائم رکھے، بلکہ اس پر شرعاً واخلاقاً لازم و ضروری ہوگا کہ حق حقدار تک پہنچائے ورنہ آخرت میں سخت گناہگار ہوگا۔

2- اعترافِ مدعیٰ علیہ:

اگر مدعیٰ علیہ خود اقرار واعتراف کرلے تو عدالت میعادِ سماعت گزرنے کے باوجود مدعی کو اس کا حق لوٹا سکتی ہے۔

3- بحیثیت حَکَم :

قاضی بحیثیت قاضی میعادِ سماعت گزرنے کے بعد دعویٰ کی سماعت کرنے کا مجاز نہیں ہے، البتہ قاضی ہی کو فریقین اپنا حکم وثالث بنالیں تو قاضی اس کی سماعت کر سکتا ہے۔[13]

مختلف مقدمات کے لیے مقرر کی گئی مدتیں

اب اس تفصیل کے بعد ایک نظر اُن میعادوں پر ڈالتے ہیں جو مختلف مقدمات کی سماعت کے لیے مقرر کی گئی ہیں :

1- ایک مہینہ :

بعض دعاوی کی "میعاد سماعت" ایک مہینہ ہے۔ اس قسم میں حقِ شفعہ میں طلبِ اشہاد کے بعد طلبِ خصومت کو ایک مہینہ تک چھوڑنا داخل ہے۔

معین المفتی میں ہے :

"وفی الجامع الخانی : الفتویٰ الیوم علی قول محمد رحمہ الله لتغیر احوال الناس فی قصد الاضرار "۔[14]

ترجمہ: جامع خانی میں ہے کہ آج کل لوگ چونکہ ضرر رسانی کے درپے ہوتے ہیں ، اس لیے فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے۔

شرح الوقایہ میں ہے :

"وقال محمد : اذا اخره شهراً بطلت ،وبه یفتی "۔[15]

ترجمہ: امام محمدؒ نے فرمایا کہ اگر شفیع نے ایک ماہ تک طلبِ خصومت کو چھوڑ دیا تو اس کا دعویٰ شفعہ باطل ہو جائے اور یہی قول مفتیٰ بہ ہے۔

2-دوسال :

بعض دعاوی کی " میعاد سماعت " دو سال ہے۔ یہ وہ اراضیات ہے جن کو گورنمنٹ مہاجرین کو کشت وکشار کے لیے دیدے اور ان اراضیات میں کچھ رہائش کے مکانات ہوں۔ (16)

3-دس سال :

بعض دعاوی کی میعادِ سماعت "دس سال" ہے۔اس قسم میں یہ معاملات داخل ہیں :

- حقِ شرب کے تصرف کا دعویٰ۔
- سلطانی اراضیات میں تصرف کرنے کا دعویٰ۔
- طریقِ خاص اور مَسِیل کے تصرف کرنے کے بارے میں دعویٰ۔ (17)

4-پندرہ سال :

درج ذیل دعویٰ جات میں اگر پندرہ سال تک بغیر کسی عذرِ مسموع کے دعویٰ دائر نہ کیا گیا تو اس کے بعد دعویٰ قابلِ سماعت نہ ہو گا :

- دین۔
- ودیعت امانت ۔
- ملکیتِ جائیداد۔
- غیر منقولہ میراث۔
- ان موقوفہ جائیدادوں کے متعلق دعویٰ جو عمومی دعویٰ اور اصلِ وقف سے متعلق نہ ہو۔
- دعویٰ قصاص۔
- نجی اور ذاتی زمینوں کے طریقِ خاص، مسیل اور حقِ شرب کا دعویٰ۔ (18)

5- چھتیس سال :

وہ دعاوی جن کی میعادِ سماعت چھتیس سال ہے، یہ ہیں :

- موقوفہ اراضیات کے طریقِ خاص، مسیل اور حق شرب کا دعویٰ۔
- رقبہ طریق کا دعویٰ جس کا تعلق زمین کے ساتھ ہو۔
- متولی اور اصلِ وقف سے تنخواہ خور جن کا حق اصلِ وقف میں ہو۔
- حقِ طریق کا دعویٰ جس کا تعلق مملوکہ اراضیات کے ساتھ وابستہ ہو، اور وہ زمین جس میں حق طریق وابستہ ہے، وقفی ہو ۵ اراضیات امیریہ کے رقبہ کا دعویٰ۔ وغیرہ وغیرہ۔ (19)

میعادِ سماعت کے معتبر ہونے کی شرائط:

اسلام ایک معتدل دین ہے۔ اس میں انسانی ضرورتوں کے جملہ پہلوؤں کی رعایت رکھی گئی ہے۔ اسلام نے جہاں مقدمات کی سماعت کے لیے کچھ میعادیں مقرر کی ہیں، وہیں اس نے اس میعادِ سماعت کے معتبر ہونے کے لیے کچھ شرائط بھی عائد کر رکھی ہیں تاکہ مدعیٰ علیہ کے حق کی رعایت کے ساتھ ساتھ مدعی کے حق بھی کی حفاظت ورعایت ہو سکے۔ اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط پائی گئی تو میعادِ سماعت کا کوئی اعتبار نہیں ہو گا اور قاضی اس بات کا پابند ہو گا کہ میعادِ سماعت کے باوجود دعویٰ کی سماعت کرے۔ میعادِ سماعت کی معتبر ہونے کی شرائط یہ ہیں :

1 ...... مدعی دعویٰ کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو جیسے: مدعی کا بچہ، مجنون، معتدہ وغیرہ ہونا۔

2 ...... مدعی کا مدتِ سفر شرعی سے زائد غائب ہونا۔

3 ...... مدعی علیہ کا ظالم ہونا جس کی وجہ سے دعویٰ دائر کرنے میں مدعی کی جان کو خطرہ ہو۔ (20)

4 ...... شوہر نے بیوی کو اس کے حق کے مطالبہ کرنے سے منع کر لیا ہو۔ (21)

نوٹ:

یہ اعذار جب تک رہیں تب تک میعاد سماعت کا کوئی اعتبار نہیں ہو گا جیسا کہ سلیم رستم باز لکھتے ہیں :

''ولم یبینوا لھذا الاستثناء مدة فتسمع الدعوىٰ من الغائب ولو بعد خمسین سنۃ ...... "۔ (22)

ترجمہ: اس استثناء کے لیے فقہاء نے کوئی مدت بیان نہیں کی ہے، لہٰذا شخص غائب کی طرف سے دعویٰ قابل سماعت ہو گا اگر چہ اس پر پچاس سال ہی کیوں نہ گزرے ہوں۔

نوٹ :

1 ...... مرورِ مدت سماعت کی ابتداء اس وقت سے شروع ہوتی ہے جس وقت سے صاحبِ حق میں اپنے حق لینے کی صلاحیت پیدا ہو، لہٰذا :

(الف) دین مؤجل میں زائد المیعاد ہونے کا اعتبار تب ہو گا جب مدتِ مہلت پوری ہو چکی ہو۔

(ج) مہر میں اس وقت شروع ہو گا جب عورت کو طلاق دیدی گئی ہو یا ان میں سے کسی کا انتقال ہو گیا ہو۔

(ھ) مفلسی کے بارے میں اس وقت شروع ہو گا جب مفلس غنی ہو گیا ہو۔ (23)

2...... اگر کسی نے کوئی دعویٰ حاکم کے سامنے پیش کر دیا اور اس کے دعویٰ کا فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ مدتِ سماعت گزر گئی تو یہ مدت سماعت مقدمہ کے لیے مانع نہیں ہو گی۔ اگر دعویٰ حاکم کے علاوہ کسی اور کے سامنے کیا گیا اور فیصلہ سے پہلے مدت سماعت گزر گئی تو یہ دعویٰ عدالت میں قابل سماعت نہ ہو گا۔ (24)

3 ...... اگر کسی شخص نے بلا کسی عذرِ مسموع کے دعویٰ دائر نہیں کیا اور مدت سماعت سابقہ تفصیل کے مطابق گزر گئی تو اس کے بعد اس کا دعویٰ اس کی زندگی میں بھی ناقابل سماعت ہو گا اور اس کی وفات کے بعد ورثہ کی طرف سے بھی ناقابل سماعت ہو گا۔ (25)

4 ......اگر مورث نے ایک مدت تک دعویٰ دائر نہیں کیا اور اس کے بعد اس کے ورثہ نے بھی ایک مدت تک دعویٰ دائر نہیں کیا اور دونوں مدتیں مجموعی طور پر میعاد سماعت کے برابر ہو گئیں تو اب یہ دعویٰ ناقابل سماعت رہے گا۔ (26)

5 ...... کسی ایسی چیز کے متعلق میعاد سماعت کا اعتبار نہیں جو نفع عام سے تعلق رکھتی ہے جیسے: شاہراہ عام، نہر، چراگاہ وغیرہ۔ لہذا اگر کسی گاؤں کی چراگاہ پر کوئی شخص قبضہ کر لے اور بلانزاع عرصہ دراز اس پر متصرف بھی رہے، اس کے بعد گاؤں والے اس کے خلاف دعویٰ کریں تو ان کا دعویٰ قابلِ سماع ہو گا۔ (27)

خلاصہ بحث:

خلاصہ کلام یہ کہ دین اسلام ایک معتدل و متوازن دین ہے جس میں انسانی ضرورت کے جملہ پہلوؤں کی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہے۔ مقدمات کے قابل سماعت و ناقابل سماعت کے لیے مدتیں مقرر کرنا بھی اسی حکمت کا اتم مظہر ہے اور مدت مقرر کرنے میں ائمہ اربعہ کا اتفاق بھی ہے۔

خلاصہ مقالہ " اسلام کے نظام دعویٰ کا تحقیقی جائزہ فقہ حنفی کی روشنی میں

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں حیات انسانی کے جملہ پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے ، انہی پہلوؤں میں سے ایک اہم پہلو " دعویٰ " ہے۔ مجاز عدالت کے سامنے اپنے حق کا مطالبہ کرنا یا اپنے حق سے کسی کے بے جا مداخلت کو روکوانا کی استدعا کرنا " دعویٰ " کہلاتا ہے۔ دعویٰ کی مشروعیت ادلہ اربعہ سے ثابت ہے۔ دعویٰ کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں: دعویٰ صحیح، دعوی فاسد اور دعویٰ باطل۔ دعویٰ کا حکم یہ ہے کہ جب دعویٰ صحیح اپنی شرائط کے مطابق دائر ہو جائے تو حاکم وقت پر اس کے مطابق فیصلہ کرانا لازم ہے۔

فقہ حنفی میں دعویٰ کو ثابت کرنے ذرائع سات ہیں :

(1) اقرار۔

(2) شہادت

(3) یمین

(4) نکول عن الیمین

(5) قرینہ قاطعہ

(6) علمِ قاضی

(7) قسامہ۔

ان کو فقہ کی اصطلاح میں "بینہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

دعویٰ کی قابل سماعت ہونے کے لیے میعاد مقرر کرنے پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ یہ میعاد دو طرح کی ہے ایک وہ جس وقت فقہائے اسلام نے مقرر کی ہے، اس کی مدت ۶۳ سال ہے اور یہ ناقابل تغیر و تبدل ہے، دوسری وہ جس کو حاکم وقت مقرر کرے، اس کی مدت ۱۵ سال ہے اور یہ قابل تغیر و تبدل ہے۔

عصرِ حاضر میں عدالت میں دعوی دائر کرنے سے لیکر فیصلہ کرنے کے مختلف مراحل ہوتے ہیں جو یہ ہیں :

(1) عرضی دعویٰ۔

(2) فرد احکام۔

(3) فرد طلبانہ۔

(4) سمن حاضری۔

(5) درخواست بنام تحصیلدار۔

(6) جوابِ دعویٰ

(7) فہرستِ گواہانِ مدعی و مدعیٰ علیہ۔

(8) فہرستِ ورثائے مدعی و مدعی علیہ۔

(9) عنوان دعویٰ۔

(10) پرچہ ڈگری۔

(11) فیصلہ۔

(12) رجسٹر، اندراجات .

حواشی وحوالہ جات

1 ...... لجنۃ من العلماء، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، کویت: وزرات اوقات کویت، ۱۴۲۷ھ، ج ۳۱، ص ۹۱۱۔

2 ...... العدوی، ابو الحسن علی بن احمد بن مکرم الصعیدی، حاشیۃ العدوی علی شرح کفایۃ الطالب الربانی، بیروت: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ئ، ج ۲، ص: ۱۷۳، الصاوی، ابو العباس، احمد بن محمد الخلوتی، حاشیۃ الصاوی علی الشرح الصغیر، بیروت: دار المعارف، ندارد، ج ۴، ص: ۹۱۳۔

3 ...... اللبنانی، سلیم رستم باز، شرح المجلۃ، افغانستان: حاجی محمد رفیق و حاجی نعمت اللہ تاجران کتب، بازار ارگ قندھار، طبع ۱۳۰۵ھ. الباب الثانی فی مرور الزمان. ص: ۳۸۹،

4...... الشامی، محمد امین ابن عابدین، رد المحتار علی الدر المختار. کوئٹہ: مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ. سن ندارد. کتاب القضاء، مطلب: فی عدم سماع الدعویٰ بعد خمس عشرۃ سنۃ ج ۸، ص، ۱۲۸

5...... مثلاً دیکھیے: اللبنانی، سلیم رستم باز، شرح المجلۃ، افغانستان: حاجی محمد رفیق و حاجی نعمت اللہ تاجران کتب، بازار ارگ قندھار، ۱۳۰۵ھ. الباب الثانی فی مرور الزمان. ص: ۳۸۹، الرملی، خیر الدین، الفتاویٰ الخیریۃ لنفع الخیر البریۃ، استانبول: مطبعہ عثمانیہ، ۱۳۱۰ھ. ج ۲، ص ۸۴، ابن الغرس، ابو الیسر محمد ابن الغرس، الحنفی، الفواکہ البدریۃ مع شرحہ: المجانی الزھریۃ علی الفواکہ البدریۃ، کوئٹہ: مکتبۃ الامام ابی حنیفۃ، سن ندارد. ص: ۱۰۸، الطوری، محمد بن حسین بن علی، تکملہ البحر الرائق، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ئ. کتاب الدعویٰ، باب التحالف، قبیل: فصل فی دفع الدعویٰ، ج ۷، ص ۳۸۶، ۳۸۷، الشامی، محمد امین ابن عابدین، العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ، کراچی: قدیمی کتب خانہ. سن ندارد، کتاب الدعویٰ، ج ۲، ص ۷، العباسی، الشیخ محمد، الحنفی، الازھری، المصری، المھدی، الفتاویٰ المھدیۃ فی الوقائع المصریۃ. کوئٹہ: المکتبۃ العربیۃ کاسی روڈ، سن ندارد. ج ۴، ص ۱۴، ۱۶، ۲۰

6...... لجنۃ من العلماء، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ. کویت: وزرات اوقات کویت، ۱۴۲۷ھ، ج ۳۱، ص ۹۱۱، تحت مادہ: تقادم۔

7......ابن عابدین، محمد امین ،رد المحتار، کوئٹہ: مکتبہ رشیدیہ، ندارد، کتاب القضاء، مطلب: باع عقاراً،واحدا قاربہ حاضر،لاتسمع دعواہ،ج۸، ص:۰۳۱ـ

8......ابن الغرس، ابوالیسر محمد ابن الغرس، الحنفی، الفواکہ البدریۃ مع شرحہ: المجانی الزھریۃ علی الفواکہ البدریۃ، کوئٹہ: مکتبۃ الامام ابی حنیفۃ، سن ندارد. ص:۸۰۱، الشامی، محمد امین ابن عابدین، ردالمحتار علی الدر المختار، ج۸، ص:۸۲۱ ،۱۳۱، اللبنانی، سلیم رستم باز، شرح المجلۃ. ص:۳۸۹،۴۸۹،

9...... االیضاً، ص:۸۰۱. الشامی، ابن عابدین، ردالمحتار علی الدر المختار، ج۸، ص۹۲۱ـ

10......لبنانی، سلیم رستم باز، شرح المجلۃ، ص:۳۸۹ـ

11......الفواکہ البدریۃ مع شرحہ: المجانی الزھریۃ علی الفواکہ البدریۃ، ص: ۸۰۱، ردالمحتار علی الدر المختار، ج ۸، ص:۹۲۱

12 ......ابن نجیم زین الدین ابراھیم المصری، الاشباہ والنظائر. بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۰۰۴۱ھ / ۰۸۹۱. ص:۲۲۲، البرکتی، المجددی، محمد عمیم الاحسان، قواعد الفقہ، صدف پبلشرز. کراچی، سن ندارد۔ ص:۱۷، لجنۃ من العلمائ، مجلۃ الاحکام العدلیۃ. پشاور: مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک، ندارد. ص:۷۳۳، مادہ نمبر:۴۷۳۱ـ

13......ردالمحتار علی الدر المختار، ج ۸، ص: ۹۲۱ ،شرح المجلۃ، ص: ۶۸۹ ،العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ، ج ۲، ص ۷

14...... تمرتاشی، شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد الغزی، الحنفی، معین المفتی علی جواب المستفتی، کوئٹہ: المکتبۃ المعروفیۃ، ۱۱۰۲ئ / ۲۳۴۱ھ، ص:۳۸۵ـ

15 ...... صدر الشریعۃ الاصغر، عبید اللہ بن مسعود، شرح الوقایۃ، کوئٹہ: مکتبہ رشیدیہ، ندارد، ج ۴، ص:۷، الزحیلی، الدکتور وہبہ بن مصطفی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دمشق: دار الفکر، ندارد، ج ۶، ص:۲۷۶ـ

16 ...... علی حیدر، درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام العدلیۃ، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۱۴۱ھ / ۱۹۹۱ء. خلاصۃ الباب الثانی، مرور الزمان. ،ج ۴، ص:۲۸۲

17......لجنۃ من العلماء، مجلۃ الاحکام العدلیۃ، . پشاور: مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک. الباب الثانی فی حق مرور الزمان، مادہ نمبر:۲۶۶۱، ص:۴۳۳ـ

18 .....مجلۃ الاحکام العدلیۃ، مادہ نمبر:۰۶۶۱، ص:۳۳۳، .

19 ......مجلۃ الاحکام العدلیۃ، مادہ نمبر:۱۶۶۱، ص:۴۳۳.

20 ......مجلۃ الاحکام العدلیۃ، مادہ نمبر:۳۶۶۱، ۷۶۶۱، ۸۶۶۱، ص:۵۳۳.

21..... علی حیدر، درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام العدلیۃ. بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء.، خلاصۃ الباب الثانی، مرور الزمان، ج۴، ص ۲۸۲، رد المحتار، ج۸، ص ۰۳۱،، شرح المجلۃ. ص:۰۹۹.

22 ..... شرح المجلۃ. ص:۰۹۹..

23...... مجلۃ الاحکام العدلیۃ، مادہ نمبر: ۷۶۶۱، ۸۶۶۱، ص: ۵۳۳.

24 ...... مجلۃ الاحکام العدلیۃ، مادہ نمبر: ۶۶۶۱، ص: ۵۳۳.

25...... مجلۃ الاحکام العدلیۃ، مادہ نمبر: ۹۶۶۱، ص: ۵۳۳.

26 ...... مجلۃ الاحکام العدلیۃ، مادہ نمبر: ۰۷۶۱، ص: ۶۳۳ .

27...... مجلہ، مادہ: ۵۷۶۱، ص: ۷۳۳.